اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

دارالامان قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم شنبہ

جلد ۲۸ | ۱۹ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش | ۱۶ رمضان ۱۳۵۹ ھ | ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۳۸

ضلع کانگڑہ کے اچھوتوں کے متعلق مسلمانوں کا افسوسناک رویہ

ضلع کانگڑہ میں ان لوگوں کی آبادی جنہیں ہندو اچھوت سمجھتے۔ اور ان کے ساتھ حیوانوں سے بدتر سلوک کرتے ہیں۔ گزشتہ مردم شماری کے رُو سے چار لاکھ کے قریب ہے۔ اور یہ اتنی بڑی تعداد ہے۔ کہ باقی تمام ہندو جو اپنے آپ کو اعلےٰ پایہ کا سمجھتے اور اچھوتوں سے ہر قسم کی بدسلوکی کرنا اپنا پیدائشی حق خیال کرتے ہیں۔ سکھوں سمیت بھی اس سے کم ہیں۔ یعنی ان کی تعداد تین لاکھ ۴۳ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ ان لوگوں کی ستم رانیوں سے تنگ آکر اور اپنے آپ کو انسانیت کے درجہ سے بہت گرا ہوا پا کر اچھوتوں نے کئی بار اپنی حالت بدلنے کی کوشش کی۔ اور مسلمانوں سے امداد کے خواہاں ہوئے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے غفلت اور خود فراموشی کی وجہ سے ان کی طرف توجہ نہ کی۔ اور یہ معاملہ جس متفقہ اور متحدہ توجہ۔ اور سرگرمی کا مستحق تھا۔ وہ اس کی طرف مبذول نہ کی گئی۔ باوجود اس کے اچھوت اقوام مایوس نہ ہوئیں۔ چنانچہ حال میں انہوں نے ایک بہت بڑی تعداد میں جمع ہو کر فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اسلام قبول کرلیں ۔

اس بارے میں مسلمانوں کی غفلت اور لاپروائی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اچھوت اقوام کے اتنے اہم فیصلہ کی اطلاع اگر پہونچی تو ہندوؤں کی طرف سے ہندو اخبارات کو۔ اس علاقہ کے مسلمانوں کو اس کی خبر تک نہ ہوئی۔ اور پھر اس اطلاع پر جہاں ہندوؤں میں ایک ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اور ہندو اخبارات نے شور مچا رکھا ہے۔ وہاں مسلمان کانوں میں تیل ڈالے پڑے ہیں۔ اور مسلمان اخبارات ہندو اخبارات سے صرف اس بات پر اُلجھ رہے ہیں۔ کہ انہوں نے اچھوتوں کے اس فیصلہ کو اپنے لئے "خطرہ" کہہ کر اسلام کی ہتک کر ڈالی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اسلام کی اس طرح ہتک ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ اس کی آڑ لے کر اصل معاملہ کو نذرِ تغافل کر دینا۔ اور مسلمانوں کو میدانِ عمل کی بجائے جذبات کے گڑھے میں دھکیل دینا کہاں کی موقعہ شناسی اور دُور اندیشی ہے ۔

غرض ضلع کانگڑہ کے اچھوتوں کے متعلق جہاں آریہ پریس اور آریہ پبلک میں جوش اور ولولہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اور وُہ ہر ممکن طریق سے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اچھوت ان کے پھندے میں پہلے کی طرح ہی پھنسے رہیں۔ وہاں مسلمانوں کی ان تمام انجمنوں پر موت کی سی خاموشی طاری ہے۔ جو اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوےٰ رکھتی ہیں۔ چنانچہ اخبار "احسان" (۱۳ اکتوبر) نے ان کا نام بنام ذکر ان الفاظ میں کیا ہے :-

"جمعیۃ العلماء خاموش ہے۔ شائد اس لئے کہ کہیں ہندو قوم پرست اس سے ناراض نہ ہو جائیں۔ مجلس احرار خاموش ہے شائد اسے بھی قوم پرستوں کے طعنوں کا خوف ہو۔ آزاد مسلم کانفرنس چپ ہے نہ کہ اس کی آزادی اسی حد تک ہے۔ کہ کوئی کانگرسی لیڈر آئے۔ تو اس کو پارٹی دے دی جائے۔ مسلم لیگ چپ ہے۔ اس لئے کہ مسلم لیگ کے سامنے دوسرے اسلامی مقاصد ہیں۔ وُہ کسی اور کام کی نہیں۔ خاکسار بھی چپ ہیں۔ ان کے سامنے عسکری تنظیم ہے۔ اور تبلیغ کو وُہ بھی شائد اتنا اہم درجہ نہیں دیتے۔ جتنا تنظیم کو۔ خدائی خدمتگار چپ ہیں۔ اس لئے کہ ان کے ذمہ وارد ھا کے احکام کی تبلیغ شائد احکامِ الٰہی کی تبلیغ سے زیادہ اہم ہے۔ یہ تمام مسلمان جماعتیں ہیں۔ اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوےٰ رکھتی ہیں۔ لیکن تبلیغ کے معاملہ میں سب کے پاؤں لنگ کرتے ہیں۔ کسی کو کوئی عذر ہے۔ کسی کو کوئی!"

مسلمانوں کی یہ حالت جس قدر تکلیف دہ اور الم انگیز ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مذہب کے بارے میں ان کی بے حسی۔ اور لاپروائی کی اس سے بدتر مثال اور کیا ہوگی ؟ کہ ایک قوم کی قوم کو اسلام قبول کرنے پر آمادہ کر دینے اور اس کی طرف سے اس کا اعلان ہو جانے کے باوجود مسلمانوں میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ اور وُہ اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ ایسے اہم اور ضروری معاملہ پر متفقہ اور متحدہ طور پر غور و خوض کیا جاتا۔ اچھوتوں کے اسلام قبول کرنے میں آریہ جو مشکلات حائل کر رہے ہیں۔ ان کو دُور کرنے کے لئے انتظامات کئے جاتے۔ اور ان پر واضح کر دیا جاتا۔ کہ مسلمان بڑی خوشی سے ان کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اسلام قبول کرنے کے بعد ان کے وُہ تمام دلدّر دُور ہو جائیں گے

...ہوں نے ان کی زندگی کو دوبھر بنا رکھا ہے ؛

اس غرض کے لئے جماعت احمدیہ بہترین خدمات پیش کرنے کے لئے خوشی سے تیار ہے۔ اور میدان تبلیغ میں فتح نصیب جماعت ہونے کی وجہ سے اس بارے میں جو تجربات رکھتی ہے۔ وہ ... شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع کانگڑہ کے ... متعلق بھی اسے بہت کچھ معلومات حاصل ہیں۔ اگر ہر فرقہ کے مسلمان متحدہ طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ اور احمدی مبلغین کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس علاقہ میں بہت بڑا انقلاب آسکتا ہے۔ مگر مصیبت یہی ہے کہ نہ صرف ضلع کانگڑہ کے اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے لئے متحدہ اور متفقہ نظام قائم نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ تبلیغ اسلام کا کام کرنے والوں کے رستہ میں روڑے اٹکانے اور بنے بنائے کام کو بگاڑنے کی کوشش کی جائے گی ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اس وقت بخار ہوگیا ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج بھی ضعف قلب کی شکایت رہی۔ مگر کل کی نسبت کم۔ سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

آج محلہ دارالرحمت اور محلہ دارالبرکات کے احباب نے روزہ افطار کرنے سے قبل اپنی اپنی مسجدوں میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی ؛

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن سردار عبد الرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) بی۔ اے ایبے سینیا سے آئے ؛

روزہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا ذریعہ ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جنۃ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر نیک عمل کی جزا اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس سے لے کر سات سو گنے تک ملتی ہے مگر روزہ ایسا نہیں بلکہ اسکی جزا میں خود مومن کو مل جاتا ہوں۔ کیونکہ میرا بندہ اپنی خواہشات اور کھانے پینے کی چیزوں کو میری خوشنودی کے حصول کے لئے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقرر ہیں ایک خوشی تو اسکو روزہ افطار کرنے کے وقت حاصل ہوتی ہے۔ کہ خدا کے لئے اس نے روزہ پورا کیا۔ اور دوسری خوشی اسکو اپنے رب کی ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔ روزہ دار کے مونہہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی سمجھی جاتی ہے۔ روزے برائیوں سے بچنے کے لئے بطور ڈھال ہوتے ہیں۔ روزہ دار کو چاہیئے۔ کہ وہ بدگوئی اور بیہودہ گوئی نہ کرے۔ اور اگر کوئی شخص اسکو گالی دے۔ یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے۔ تو اسے کہدے کہ میں روزہ دار ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج بے اختیار بیٹھے ہیں
اہل دل بے قرار بیٹھے ہیں
میرے اللہ یہ تیرے بندے آج
حوصلے ہار ہار بیٹھے ہیں
کیا بتایا ہے آج آقا نے
سن کے زار و نزار بیٹھے ہیں
کیسی اندوہگیں سنی ہے خبر
سارے سینہ فگار بیٹھے ہیں
تیرے احمد کے ہیں یہ فرزانے
اور دیوانہ وار بیٹھے ہیں
لے کے اک آرزو ترے در پر
سب صغار و کبار بیٹھے ہیں
تو نہ مایوس کر انہیں یارب
تیرے امیدوار بیٹھے ہیں

دل پہ کچھ اختیار رہنے دے
دل میں کچھ تو قرار رہنے دے
ہم میں قائم "وقار ملت" کو
شاہ عالی وقار! رہنے دے
قوم کے پاس تو ابھی مولےٰ
قوم کا تاجدار رہنے دے
ہم غریبوں کے پاس ابھی شاہا
یہ دُرِ شاہوار رہنے دے
یہ متاعِ عزیز ہے اپنا
تو اسے برقرار رہنے دے
باغِ احمد میں لگ رہے ہیں پھل
اس چمن میں بہار رہنے دے
بلبلِ حق نوا کو نغمہ سرا
بر سرِ شاخسار رہنے دے
رونقِ کوئے یار ہے محمود
رونق کوئے یار رہنے دے
اس کی پچھلے پہر کی آہوں کو
کفر پر شعلہ بار رہنے دے
قادیاں کے محاذ پر قائم
قادیاں کا حصار رہنے دے
راہ پُرپیچ رات ہے تاریک
مشعلِ رہگذار رہنے دے
اپنے اسلام کا یہ دُرِ ثمیں
تا ابد آبدار رہنے دے
اپنے قرآن کا یہ ماہِ مبیں
دھر میں تابدار رہنے دے
کالی راتوں میں رہبری کے لئے
نورِ شبہائے تار رہنے دے
اپنے میخانۂ محبت میں
ساقیٔ ہوشیار رہنے دے
قومِ احمد کی پاسبانی کو
قوم کا غمگسار رہنے دے
بہرِ محمود اے خدائے رحیم!
زندگی مستعار رہنے دے
وہ رہے مسندِ خلافت پر
ہم کو خدمت گزار رہنے دے

عبد الرحمٰن ناصر

جنہوں نے ان کی زندگی کو دوبھر بنا رکھا ہے ؛

اس غرض کے لئے جماعت احمدیہ اپنی بہترین خدمات پیش کرنے کے لئے بڑی خوشی سے تیار ہے۔ اور میدان تبلیغ کی فتح نصیب جماعت ہونے کی وجہ سے اس بارے میں جو تجربات رکھتی ہے۔ وہ بے مثال ہیں۔ علاوہ ازیں ضلع کانگڑہ کے متعلق بھی اسے بہت کچھ معلومات حاصل ہیں۔ اگر ہر فرقہ کے مسلمان متحدہ طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ اور احمدی مبلغین کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اس علاقہ میں بہت بڑا انقلاب آسکتا ہے۔ مگر مصیبت یہی ہے کہ نہ صرف ضلع کانگڑہ کے اچھوتوں کو مسلمان بنانے کے لئے متحدہ اور متفقہ نظام قائم نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ تبلیغ اسلام کا کام کرنے والوں کے رستہ میں روڑے اٹکانے اور بنے بنائے کام کو بگاڑنے کی کوشش کی جائے گی ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ اخاء ۱۳۲۶ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اس وقت بخار ہو گیا ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج بھی ضعف قلب کی شکائت رہی۔ مگر کل کی نسبت کم۔ سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

آج محلہ دارالرحمت اور محلہ دارالبرکات کے احباب نے روزہ افطار کرنے سے قبل اپنی اپنی مسجدوں میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا کی ؛

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن سردار عبد الرحمٰن صاحب (مہر سنگھ) بی۔ اے ایبے سینیا سے آئے ؛

روزہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات کا ذریعہ ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ و طعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ و فرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جُنّۃ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احدٌ او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر نیک عمل کی جزا اللہ تعالےٰ کی طرف سے دس سے لے کر سات سو گنے تک ملتی ہے۔ مگر روزہ ایسا نہیں بلکہ اسکی جزا میں خود مومن کو مل جاتا ہوں۔ کیونکہ میرا بندہ اپنی خواہشات اور کھانے پینے کی چیزوں کو میری خوشنودی کے حصول کے لئے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقرر ہیں ایک خوشی تو اسکو روزہ افطار کرنے کے وقت حاصل ہوتی ہے۔ کہ خدا کے لئے اس نے روزہ پورا کیا۔ اور دوسری خوشی اسکو اپنے رب کی ملاقات کے وقت حاصل ہو گی۔ روزہ دار کے مونہہ کی بُو اللہ تعالےٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی سمجھی جاتی ہے۔ روزے برائیوں سے بچنے کے لئے بطور ڈھال ہوتے ہیں۔ روزہ دار کو چاہیئے۔ کہ وہ بدگوئی اور بیہودہ گوئی نہ کرے۔ اور اگر کوئی شخص اسکو گالی دے۔ یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے۔ تو اسے کہدے کہ میں روزہ دار ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور دعوت رحماء احمدیہ

آج بے اختیار بیٹھے ہیں
اہلِ دل بے قرار بیٹھے ہیں

میرے اللہ یہ تیرے بندے آج
حوصلے ہار ہار بیٹھے ہیں

کیا بتایا ہے آج آقا نے
سُن کے زار و نزار بیٹھے ہیں

کیسی اندوہگیں سنی ہے خبر
سارے سینہ فگار بیٹھے ہیں

تیرے احمد کے ہیں یہ فرزانے
اور دیوانہ وار بیٹھے ہیں

لے کے اک آرزو ترے در پر
سب صغار و کبار بیٹھے ہیں

تو نہ مایوس کر انہیں یارب
تیرے امیدوار بیٹھے ہیں

دل پہ کچھ اختیار رہنے دے
دل میں کچھ تو قرار رہنے دے

ہم ہیں قائم "وقارِ ملت" کو
شاہ عالی وقار! رہنے دے

قوم کے پاس تُو ابھی مولےٰ
قوم کا تاجدار رہنے دے

ہم غریبوں کے پاس ابھی شاہا
یہ دُرِ شاہوار رہنے دے

یہ متاعِ عزیز ہے اپنا۔
تو اسے برقرار رہنے دے

باغِ احمد میں لگ رہے ہیں پھل
اس چمن میں بہار رہنے دے

بلبلِ حق نوا کو نغمہ سرا
بر سرِ شاخسار رہنے دے

رونقِ کوئے یار ہے محمُود
رونقِ کوئے یار رہنے دے

اس کی پچھلے پہر کی آہوں کو
کُفر پر شعلہ بار رہنے دے

قادیاں کے محاذ پر قائم
قادیاں کا حصار رہنے دے

راہ پُر پیچ رات ہے تاریک
مشعلِ رہگذار رہنے دے

اپنے اسلام کا یہ دُرِّ ثمیں
تا ابد آبدار رہنے دے

اپنے قرآں کا یہ ماہِ مبیں
دھر میں تابدار رہنے دے

کالی راتوں میں رہبری کے لئے
نورِ شبہائے تار رہنے دے

اپنے میخانۂ محبت میں۔
ساقئ ہوشیار رہنے دے

قومِ احمد کی پاسبانی کو۔
قوم کا غمگسار رہنے دے

بہرِ محمُود اے خُدائے رحیم!
زندگی مستعار رہنے دے

وُہ رہے مسندِ خلافت پر
ہم کو خدمت گزار رہنے دے

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوالات کے جوابات

حیوانات وغیرہ کے مرنے کے بعد اُن کی رُوحیں زندہ رہتی ہیں یا نہیں؟

ایک صاحب لکھتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کسی شخص کے استفسار پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ "جانوروں حیوانات وغیرہ کی روحیں مرنے کے بعد فنا ہو جاتی ہیں۔ اور پھر ان کا وجود باقی نہیں رہتا۔ یہ چیزیں صرف انسان کے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہیں۔"

رسالہ ریویو اُردو کے غالباً ۱۹۲۷ء کے فائل میں یہ ارشاد حضور کے ملفوظات کے عنوان سے میری نظر سے گزرا تھا۔ جسے اب میں نے اپنے الفاظ میں عرض کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک گفتگو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کتاب ذکر حبیب کے صفحہ ۲۱۹ پر یوں درج فرمائی ہے:۔

"ایک پروفیسر صاحب نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا

پروفیسر۔ "جس طرح آپ نے فرمایا ہے ان کو تکالیف کا عوض ملے گا۔ کیا ادنےٰ جانوروں کو بھی ملے گا"

مسیح موعودؑ۔ "ہاں ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ ان کو ملے گا"

پروفیسر۔ "اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ حیوانوں کی رُوح بھی مرنے کے بعد باقی رہے"

مسیح موعودؑ۔ "ہاں کیوں نہ رہے"

اس ارشاد اور مذکورہ بالا ملفوظات کی تشریح فرمائی جائے۔

اس کے متعلق پہلی گزارش تو یہ ہے۔ کہ نقل عبارت میں احتیاط ضروری ہے۔ مگر آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں حوالہ پیش نہیں کیا۔ بلکہ اپنے الفاظ میں مفہوم پیش کیا ہے۔ اور اس طرح بعض دفعہ غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ اور بات کچھ کی کچھ بن جاتی ہے۔ اس وقت آپ کی پیش کردہ عبارت کے رُو سے جواب دیا جاتا ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی نقل کردہ عبارت حضرت اقدس کی اپنی تحریر نہیں۔ بلکہ بطور روایت ذکر حبیب میں پائی جاتی ہے۔ اور روایات میں غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ اسی ذکر حبیب میں بعض واقعات کی غلطی میں نے حضرت مفتی صاحب کے سامنے ذکر کی۔ اور آپ نے تسلیم فرمایا۔ کہ فی الواقعہ غلطی ہوئی ہے۔ مثلاً ذکر حبیب کے صفحہ ۳۳۲ پر مرحوم محمد افضل خان صاحب ایڈیٹر اخبار البدر کی وفات کی تاریخ مارچ ۱۹۰۲ء لکھی ہے۔ حالانکہ وہ مارچ ۱۹۰۵ء میں فوت ہوئے۔ پھر صفحہ ۲۶۷ پر لکھا ہے۔ "۱۹۰۷ء میں جبکہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمرکاب شملہ میں تھا" حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کوئی سفر شملہ میں جانے کا ثابت نہیں۔ جب حضرت مفتی صاحب سے اس کے متعلق ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ ۱۹۰۷ء کی بجائے ۱۹۲۷ء ہے اور بجائے مسیح موعود کے خلیفۃ المسیح ثانی کے سفر شملہ میں ہمرکاب ہونے کا اصل اور صحیح واقعہ ہے ۱۹۲۷ء کی جگہ ۱۹۰۷ء اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام تحریر کیا جانا یہ غلطی سے ہوا ہے۔

لیکن بجائے اس کے کہ آپ مرویات کے بالمقابل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا حوالہ پیش کرتے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی شائع شدہ تحریروں میں سے ایسے حوالے حاصل کر سکتے تھے۔ جو بصورت جواب آپ کے لئے زیادہ باعث اطمینان ہو سکتے چنانچہ ایک حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالہ اوہام ایڈیشن پنجم کے صفحہ ۱۴۰ ۱۴۱ سے نقل کیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ یہ نکتہ بیان کرنے کے لائق ہے۔ کہ قرآن شریف میں ہر جگہ موت کے محل پر توفّی کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے۔ اماتت کا لفظ کیوں استعمال نہیں کیا۔ اس میں بھید یہ ہے۔ کہ موت کا لفظ ایسی چیزوں کے فنا کی نسبت بھی بولا جاتا ہے۔ جن پر فنا طاری ہونے کے بعد کوئی رُوح ان کی باقی نہیں رہتی۔ اسی وجہ سے جب نباتات وجمادات اپنی صورت نوعیہ کو چھوڑ کر کوئی اور صورت قبول کر لیں تو ان پر بھی موت کا لفظ اطلاق پاتا ہے جیسے کہتے ہیں۔ کہ یہ لوہا مر گیا اور کشتہ ہو گیا۔ اور چاندی کا ٹکڑا مر گیا اور کشتہ ہو گیا ایسا ہی تمام جاندار کیڑے مکوڑے جنکی رُوح مرنے کے بعد باقی نہیں رہتی۔ اور مورد ثواب وعقاب نہیں ہوتے۔ ان کے مرنے پر بھی توفّی کا لفظ نہیں بولتے۔ بلکہ صرف یہی کہتے ہیں۔ کہ فلاں جانور مر گیا۔ یا فلاں کیڑا مر گیا۔ چونکہ خدا تعالےٰ کو اپنے کلام عزیز میں یہ منظور ہے۔ کہ کھلے کھلے طور پر یہ ظاہر کرے کہ انسان ایک ایسا جاندار ہے۔ کہ جس کی موت کے بعد بکلی اس کی فنا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی رُوح باقی رہ جاتی ہے۔ جس کو قابض ارواح اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے۔ اس وجہ سے موت کے لفظ کو ترک کر کے بجائے اس کے توفّی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تا اس بات پر دلالت کرے کہ ہم نے اس پر موت وارد کر کے بکلی اس کو فنا نہیں کیا۔ بلکہ صرف جسم پر موت وارد کی ہے اور رُوح کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ اور اس لفظ کے اختیار کرنے میں دھریوں کا رد بھی منظور ہے۔ جو بعد موت جسم کے روح کی بقا کے قائل نہیں"

اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ رکھتے۔ تو آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی عبارت جسے آپ نے پیش کر کے تضاد دکھایا ہے۔ اس کے پیش کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ اور اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایت جو ذکر حبیب میں نقل کی گئی ہے۔ بصورت وفاق قبول بھی کر لیں۔ تو پھر یہ اصلاح تصحیف واغلاط ادنےٰ جانداروں سے بھی انسانی روحیں ہی مراد ہو سکتی ہیں۔

کیا ضرورتاً لاش قبر سے نکالی جا سکتی ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ:۔

اگر کوئی لاش امانتاً دفن نہ کی جائے اور دفن کرنے وقت اسے نکالنے کی نیت اور خیال نہ ہو اور پھر ضرورت محسوس ہو۔ تو کیا ایسی صورت میں بھی ایک قبر سے دفن شدہ لاش نکال کر دوسری جگہ دفن کرنے کی اجازت ہے۔ نیز عرض ہے کہ جناب مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی نعش مبارک بغیر صندوق کے دوسری جگہ دفن تھی۔ اور اس جگہ سے نکلوا کر موجودہ جگہ پر بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی۔ اس کے علاوہ میں عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسی لاش کو جسے امانتاً صندوق میں دفن نہ کیا گیا ہو۔ دوسری جگہ دفن کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم جو فنگلہ یا شملہ میں فوت ہوئے۔ اور بغیر صندوق دفن کئے گئے انکے بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بروایت حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب ان کی لاش کو وہاں سے نکال کر بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور درخواست کی اور کئی بار کی۔ لیکن حضور نے بار بار یہی فرمایا۔ کہ انہیں وہاں ہی مدفون رہنے دیا جائے۔ چونکہ ڈاکٹر مرزا ایوب بیگ صاحب رضی کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کی مغفرت کی الہامی طور پر بشارت مل چکی تھی۔ اس لئے اس کی بناء پر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے پھر درخواست کی۔ جس کی بناء پر حضور نے اجازت دیدی۔ سو ایسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اجازت دینا الہامی بشارت کے ماتحت ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی اجازت عام حکم میں داخل نہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی لاش کے متعلق یہ درست نہیں۔ کہ بغیر صندوق کے دوسری جگہ دفن تھی۔ بہت ممکن ہے۔ کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو۔ یا بوجہ ذہول ایسا لکھدیا ہو کیونکہ جتنے لوگ حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی تدفین کے وقت موجود تھے اور بعض ان میں سے زندہ ہیں۔ اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ حضرت مولوی صاحب رضی کی لاش کو صندوق میں دفن کیا گیا۔ چنانچہ جب میں نے مزید احتیاط کے طور پر حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب اور مولوی محمد الدین صاحب سابق ہیڈ ماسٹر سے دریافت کیا۔ تو سب نے یک زبان فرمایا۔ کہ حضرت مولوی صاحب رضی کی تدفین صندوق کے ذریعہ کی گئی تھی۔ اور حضرت مفتی صاحب نے لکھا "مجھے بھی یاد ہے۔ کہ صندوق میں دفن کئے گئے تھے" پس آپ کا صندوق والی متفقہ روایت کے خلاف لکھنا محض غلط فہمی اور ذہول کی وجہ سے ہوا۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

عقل و نقل مصلح کی بعثت کی متقاضی ہے

نواب مظفر خان صاحب کے لڑکے نے حال ہی میں ایک سکھ لڑکی سے سول میرج ایکٹ کے مطابق شادی کی ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہوا مولوی ثناء اللہ صاحب کا اخبار "اہلحدیث" (۱۱ اکتوبر) لکھتا ہے۔ "پرانے بزرگوں کے خاندان میں ایسی شادی جو صریح اسلام کے خلاف ہے دل خوشکن نہیں ہے"۔ اور آخر میں اسلام کو مولانا حالی کے اس شعر کا مصداق بتایا ہے۔ کہ ؎

نشان اس کا باقی ہے صرف اس قدر یاں
کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں

یہ بالکل درست ہے۔ لیکن کیا ایسی حالت میں بھی مسلمانوں کو کسی ایسے مصلح کی ضرورت نہیں جسے خدا تعالیٰ مبعوث کرے۔ کیونکہ خود ساختہ مصلحین کی تو اب بھی کمی نہیں۔ مگر وہ اصلاح کی بجائے فساد کا موجب بن رہے ہیں۔ پھر یہ بھی قابل غور سوال ہے۔ کہ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود کہاں ہیں۔ جن کی بعثت کی مسلمانوں کو بشارت اس محبوب خدا نے دی۔ جس سے بڑھ کر صادق نہ کوئی ہوا ہے۔ اور نہ ہوگا۔ جب مسلمان کہلانے والوں کی حالت بقول ان کے اس درجہ قابل اصلاح ہو چکی ہے۔ کہ وہ صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ تو اس سے بڑھ کر مصلح کی بعثت کی ضرورت کب ہو سکتی ہے۔ عقل اور نقل کا تقاضا ہے کہ مسیح اور مہدی اسی زمانہ میں مبعوث ہو کر اشاعت اسلام کریں۔ اور مسلمان کہلانے والوں کو سچے مسلمان بنائیں۔ لیکن ساری دنیا میں ڈھونڈو سوائے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی اس بات کا دعویدار نہیں ملے گا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اسے مسیح اور مہدی بنا کر اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا ہے جب صورت حالات یہ ہے۔ تو ہر ہوش مند انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ آپ کو قبول کر کے اپنی دینی اور دنیوی فلاح کا سامان کرے ؛

ہندوستان پر عیسائی مشنریوں کی چڑھائی

آج کل جنگ کو کامیاب بنانے اور دشمن پر فتح حاصل کرنے کے لئے یورپ اور امریکہ کے لوگ جس سرگرمی اور انہماک کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر خیال ہو سکتا ہے۔ کہ انہیں کسی اور بات کا ہوش ہی نہ ہوگا۔ وہ اپنی ساری قوت۔ ساری توجہ اور ساری دولت جنگ میں خرچ کر رہے ہوں گے لیکن لنڈن کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ان حالات میں بھی نہ تو عیسائی پرچار اشاعت عیسائیت کے متعلق اپنے فرض کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ ان کی مالی امداد کرنے والے انہیں مایوس کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ اس شہر میں مشنری ورکس اور بالخصوص ہندوستان میں عیسائیت کے پرچار کے لئے ایک کروڑ، ۱۷ لاکھ ڈالر کی رقم منظور کئے جانے کی تجویز چرچ آف انگلینڈ کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے۔ اس تجویز پر ہاؤس آف بشپس اور پروٹسٹنٹ چرچ کے ڈپیٹیوں کے مشترکہ اجلاس میں فیصلہ کیا جائیگا۔ یہ رقم سارے

مہاراجہ صاحب بیکانیر کی قدردانی

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر آف بیکانیر نے سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے ہندی ترجمہ قرآن کریم کی قدردانی کر کے ایک قابل تعریف مثال قائم کی ہے۔ چنانچہ ان کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے سردار صاحب موصوف کو لکھا ہے۔ کہ "ہز ہائی نس نے کلام مجید کے ہندی ترجمہ کے پہونچنے پر بے حد مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور مجھے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ میں اس تحفہ کے لئے ان کا شکریہ آپ تک پہونچاؤں۔ نیز ہز ہائی نس کو خاص کر اس بات سے خوشی ہوئی ہے۔ کہ اب سرکاروالا کو ان اعلےٰ خیالات اور روحانی تعلیمات سے جو کہ اسلام کی اس آسمانی کتاب میں محفوظ ہیں براہ راست اور بنفس نفیس واقفیت حاصل کرنے کا نادر موقعہ مل گیا ہے۔

مزید برآں اپنی رعایا کی تمام جماعتوں کو اس سے بہرہ اندوز کرنے کے لئے شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر نے ازراہ لطف نہ صرف اس بات کو ہی پسند فرمایا ہے۔ کہ اس ترجمہ کی جلدیں ریاست کے ہائی سکول اور اینگلو ہندی ٹدل سکول کے کتب خانوں میں مہیا کی جائیں۔ بلکہ ہز ہائی نس نے جملہ مدارس میں اس کتاب کو انعامی طور پر دینے کے لئے بھی منظوری عطا فرمائی ہے"!

ترجمہ قرآن کریم کی اس قدردانی کے متعلق مہاراجہ صاحب بہادر بیکانیر جہاں شکریہ اور تعریف کے مستحق ہیں۔ وہاں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور بھی قابل مبارکباد ہیں۔ کہ انہوں نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد قرآن کریم کا ہندی ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دین و دنیا میں اس کا اجر عطا کرے۔ اور ہندی دان طبقہ کے لئے اسے موجب ہدایت بنائے ؛

مذہبی عقائد کی تبلیغ کی آزادی

جمعیۃ العلماء نے کانگریس کی تقلید میں جنگ کے خلاف تقریریں کرنے کا جو مطالبہ کیا ہے۔ اور جسے اپنا "تبلیغی حق" اور "مذہبی عقائد کی تبلیغ" قرار دیا ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار "زمیندار" (۸ اکتوبر) لکھتا ہے۔

"گاندھی جی نے حکومت سے عدم تشدد کے عقیدے کی اشاعت اور جنگ کی مخالفت کی اجازت طلب کی تھی۔ جمعیۃ علماء اپنے مذہبی عقائد کی تبلیغ کا حق حاصل کرنا چاہتی ہے۔ لیکن یہ اسے پہلے ہی حاصل ہے۔ حکومت قرآن کی تبلیغ سے نہیں روکتی"۔

یہی وہ حقیقت ہے۔ جس کی وجہ سے ہم موجودہ حکومت کے خلاف کوئی خلاف قانون کارروائی کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ اور ایسی حرکات کو اسلام کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ اس پر ہمیں حکومت کے جاسوس اور خوشامدی وغیرہ کہا جاتا ہے۔ اور عوام کو اشتعال دلانے کے لئے طرح طرح کی باتیں بنائی جاتی ہیں۔ لیکن اب اخبار "زمیندار" بھی تسلیم کر رہا ہے۔ کہ موجودہ حکومت نے چونکہ مذہبی عقائد کی تبلیغ کی پوری آزادی دے رکھی ہے۔ اس لئے اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنا جائز نہیں ہے۔ گویا احمدیت نے اس بارے میں جو تعلیم دی ہے۔ اسے صحیح قرار دے کر اسکی اشاعت

کتنے اصحاب ہیں جو اپنے دوستوں میں "الفضل" کی خریداری کی تحریک فرماتے اور صاحب استطاعت لوگوں کو اسکی خریداری کے لئے مجبور کرتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

علاقہ نظام حیدر آباد

امسال بھی جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے ۱۶، ۱۷ شعبان ۱۳۵۹ء کو جلسہ سالانہ بڑے اہتمام کے ساتھ منعقد کیا۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے حیدر آباد۔ سکندر آباد سے معزز مقررین کو۔ اور مولوی میر اسحاق علی صاحب وکیل ٹبونگر و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر کو تشریف لانے کی دعوت دی گئی۔ نیز حسن اتفاق سے مولانا مولوی محمد یار صاحب عارف حیدر آباد آئے ہوئے تھے۔ ان کا بھی چنتہ کنٹہ تشریف لانے کا انتظام کیا گیا۔ ۱۶ شعبان کو یہ جملہ معززین معہ دیگر معزز مہمانوں کے چنتہ کنٹہ تشریف لائے۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل نے۔ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے۔ جناب صاحبزادہ مولوی عبد السلام صاحب عمر نے میر اسحٰق علی صاحب وکیل ہائیکورٹ اور میر بخش صاحب پہلوان لاہوری نے تقریریں فرمائیں۔ آخر میں جناب سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے تقریر فرمائی۔

دوسرے دن ۲ بجے دن سے زیر صدارت جناب صاحبزادہ عبد السلام عمر کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ جس میں مولوی عبد العزیز صاحب اونکوری نے تلنگو میں تقریر کی۔ پھر مولانا مولوی محمد لقمان صاحب۔ سیٹھ محمد اعظم صاحب۔ مولٰنا مولوی محمد یار صاحب عارف اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ ہر دو دن حاضری ۸۰۰ کے قریب ہوتی رہی جس میں ہندو مسلم اور عیسائی شریک تھے۔ دو اصحاب معہ خاندان کے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللھم زدفزد۔

۲۰ شعبان کو جماعت احمدیہ کلامر چنتہ میں ۲ بجے دن سے ۷ بجے شام تک جلسہ کیا گیا حاضرین میں ہندو مسلم۔ عیسائی ہر فرقہ کے لوگ شریک تھے۔ میاں حسن محمد صاحب چنتہ کنٹہ۔ میاں معین الدین صاحب سیٹھ محمد حسین صاحب۔ عبد الرزاق صاحب زمیندار ورکور نے تقریریں کیں۔ ازاں بعد مولوی محمد لقمان صاحب اور مولٰنا مولوی محمد یار صاحب عارف نے سلسلہ احمدیہ کے خصوصی مسائل پر تقریریں فرمائیں۔ حاضرین پر اچھا اثر رہا۔ اور دو اصحاب نے بیعت کی۔

۲۳ شعبان جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے وڈمان میں جلسہ کیا۔ جس میں عبد الرزاق صاحب زمیندار ورکور۔ میاں معین الدین صاحب میاں حسن محمد صاحب۔ مولوی محمد لقمان صاحب اور مولوی محمد یار صاحب عارف نے وفات حضرت عیسٰے علیہ السلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقاریر فرمائیں۔ ہر دو دنوں میں حاضرین کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ اختتام جلسہ پر ایک شخص بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔

خاکسار محمد حسین

سیالکوٹ

شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ رپورٹ فرماتے ہیں۔

۲۴ ستمبر سے ۶ اکتوبر تک جماعت کی تربیت کا کام کرتا رہا۔ صبح نماز کے بعد قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔ اور پھر احباب سے مل کر شادی بیاہ کے موقعہ پر پرانی رسوم ترک کرنے کی تاکید کرتا رہا۔ دو جمعہ میں تربیتی خطبات پڑھے۔ ایک پبلک تقریر کی اور قریباً ۱۵ آدمیوں سے مل کر انفرادی تبلیغ کی۔ ایک ساتھ کے گاؤں سے ایک دوست نے بیعت کی۔

۶ اکتوبر کو ساتھ کے ایک گاؤں ساہووال میں وہاں کے احمدی احباب کی خواہش پر گیا۔ قریباً پندرہ غیر احمدی احباب کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ انہوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جسے منظور کر لیا گیا۔ مگر مد مقابل نے عملاً کوئی قدم نہ اٹھایا۔

ڈھاکہ (بنگال)

مولوی ظل الرحمٰن صاحب ڈھاکہ سے لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار ستمبر ۱۹۴۰ء میں ڈھاکہ دارالتبلیغ میں مقیم رہ کر کتاب رد قادیان کا جواب بنگالی زبان میں جو خاکسار نے لکھا ہے۔ چھاپنے کے کام میں مصروف رہا۔ یہ کتاب قریباً ہزار صفحے کی ہوگی۔ اس میں تمام اعتراضات کے جواب جو بنگال میں سنے جاتے ہیں دئیے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ شہر بوگرہ اور شہر گائی باندھا میں سیرت النبیؐ کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے سفر کیا۔ پھر علاقہ کشور گنج میں بعض رئیسوں سے ملاقات کرکے تبلیغ کرنے کے لئے میں اور چوہدری مظفر الدین صاحب نے سفر کیا۔ کشور گنج کے ایس۔ ڈی۔ او سے بھی ملاقات کرکے تبلیغ کی۔

مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ سے لکھتے ہیں:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ڈہرکی سکھر مسن باڈہ کا دورہ کیا۔ تقریباً دو سو میل سفر بذریعہ ریل کیا۔ دو تقریریں کیں۔ مخالفین کی ایک کتاب جو اسی سال غیر احمدیوں کی طرف سے ہمارے خلاف سندھی زبان میں شائع کی گئی ہے۔ اس کے جواب کے لئے حوالجات اور دیگر ضروری مواد مہیا کیا گیا۔

پندرہ اشخاص کو بذریعہ ملاقات پیغام حق پہونچایا۔ نیز ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سکھر میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی گئی۔ درس کتب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتظام کیا گیا۔ ہر اتوار کو جماعت کے دوستوں کو وفود میں تقسیم کر کے مختلف اطراف میں بھیجا جاتا ہے۔ جو ٹریکٹ بھی تقسیم کرتے ہیں۔ اور معززین سے ملاقات کرکے پیغام حق پہنچاتے ہیں۔

راولپنڈی

مولوی چراغ الدین صاحب لکھتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں بمقام مردان تین مناظرے کئے۔ دو وفات مسیح پر اور ایک ختم نبوت پر جن میں اللہ تعالےٰ نے نمایاں کامیابی عطا فرمائی جس کا مخالفین تک نے اقرار کر لیا۔ دس غیر احمدی و غیر مسلم احباب سے ملاقات کرکے انکو سلسلے کے حالات سنائے اور لٹریچر دیا گیا۔

(نشر و اشاعت)

مشہور دائی مائی بیگم کے پچاس سالہ تجربہ کا نچوڑ

رجسٹرڈ

مصوِّرِین

یہ اکسیری دوا عورتوں کی تمام جسمانی صحت کو ٹھیک کرنے کے علاوہ اُن کی بہت سی شکایتوں کو رفع کر دیتی ہے۔ مثلاً لیکوریا یعنی سفید یا زرد رطوبت کا خارج ہونا، جس کی وجہ سے عورتیں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جاتا ہے۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ان کے لئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور صرف دو ہفتہ دوا کا استعمال اس نامراد بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ کر ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیتی ہے۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ اگر ہر ایک بچہ پیدا ہونے کے بعد اس دوا کو دو ہفتہ تک استعمال کرے تو اس کی تمام خرابیاں جو کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہو جایا کرتی ہیں رفع ہو جاتی ہیں۔ خدا کی قدرت ہے۔ دوا میں عجیب تاثیر دکھائی ہے۔ ایام حمل میں جنین کی محافظ اور خون کو بند کرتی ہے۔

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت پندرہ دن کی دوائی صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ

نوٹ:۔ عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض کا علاج مفصل حالات آنے پر نہایت غور سے کیا جاتا ہے ویسے حالات میں صرف عورتیں ہی خط و کتابت کریں جو بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے

دوائی ملنے اور خط و کتابت کا پتہ:۔ مشہور دائی مائی بیگم جالندھر شہر (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل اصحاب کو حسب ذیل جماعتوں کے لئے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی

(سابقہ عہدہ دار)

سکرٹری تحریک جدید عام میاں محمد عالم صاحب
" امور عامہ چوہدری محمد افضل "
" تالیف و تصنیف ماسٹر عنایت اللہ "
" تبلیغ و اصلاح مابین میاں عبد الحق صاحب راما
" جنگ سیٹھ کریم بھائی صاحب
آڈیٹر چوہدری ظہیر احمد "

انتخاب جدید

سکرٹری وصایا میاں عبد الرشید صاحب
" تعلیم و تربیت مرزا بشیر احمد "
" مال (عارضی) چوہدری ظہیر احمد "
" ضیافت ملک بشیر احمد "
لائبریرین "

نوٹ:- امیر اور نائب امیر کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ فی الحال عہدہ امارت پر میاں عبد الرشید صاحب بطور قائم مقام کام کریں۔

چک ۲۳ $\frac{۸۰}{}$ رینالہ خورد(?) رفیارمٹری ضلع ملتان

پریذیڈنٹ چوہدری محمد ابراہیم صاحب
سکرٹری مال میاں محمد الدین "
" امور عامہ و محاسب " محمد امین صاحب ٹیچر
" تبلیغ میاں فیروز الدین صاحب
جنرل سکرٹری چوہدری خوشی محمد "

برن پور (بنگال)

پریذیڈنٹ میاں عبد الرحمٰن صاحب
جنرل سکرٹری محمد بشیر صاحب چغتائی
سکرٹری تبلیغ شیخ نذیر احمد صاحب
" مال قریشی طفیل احمد "
" امین ماسٹر فیروز الدین صاحب پال

خانانوالی میانوالی

پریذیڈنٹ } حاجی خدا بخش صاحب بجائے
سکرٹری تعلیم و تربیت } چوہدری احمد خان صاحب

دارالسلام (افریقہ)

پریذیڈنٹ ڈاکٹر احمد الدین صاحب بجائے میاں عبد الحکیم جان صاحب

اوڑھمہ ضلع سرگودہا

پریذیڈنٹ } مولوی محمد الدین صاحب مبلغ
امام الصلوٰۃ } و معلم
سکرٹری امور عامہ چوہدری شیر محمد صاحب
" مال } میاں خدا بخش "
" تعلیم و تربیت }
" تحریک جدید چوہدری محمد الدین صاحب عادل
امین اللہ بخش صاحب درزی
محصل میاں عبد المجید "

معظم ضلع فیروزپور

سکرٹری جہانگیر خان صاحب

نوٹ:- فاضلکا میں اب کوئی جماعت نہیں ہے۔ تمام اصحاب بوجہ ملازمت پیشہ ہونے کے تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور جماعت بجائے فاضلکا کے معظم میں قائم ہو گئی ہے

رائے پور قادر آباد ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری غلام علی صاحب بجائے چوہدری غلام حسین صاحب

فتحپور ضلع گجرات

پریذیڈنٹ قائم مقام } ماسٹر سراج الدین
سکرٹری مال } صاحب

بھدرک (اڑیسہ)

پریذیڈنٹ محمد محسن صاحب
جنرل سکرٹری سید محمد زکریا "
سکرٹری تبلیغ ہارون الرشید "
" مال سید محمد زکریا "
" تعلیم و تربیت رحمت اللہ خان صاحب

بھونچال کلاں ضلع جہلم

پریذیڈنٹ مستری حسن دین صاحب
امین "
سکرٹری مال سید محمد ہاشم صاحب
محاسب "

سیالکوٹ چھاؤنی

پریذیڈنٹ چوہدری شریف احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس
سکرٹری مال حافظ عبد العزیز صاحب
امام الصلوٰۃ حافظ عبد العزیز صاحب
سکرٹری تبلیغ چوہدری بشارت احمد صاحب چوہان

بھیرہ ضلع شاہپور

امیر ملک محمد حسین صاحب
نائب امیر ماسٹر محمد فضل الٰہی "
سکرٹری تبلیغ میاں خدا بخش "
" مال " عطاء الرحمٰن "
امین " عبد الرشید "

لودہراں ضلع ملتان

پریذیڈنٹ منشی محمد نواب خان صاحب
وائس " حافظ دین محمد "
جنرل سکرٹری منشی عبد الرحیم خان "
سکرٹری مال مستری عبد الخالق "
" تبلیغ مولوی محمد سلیم صاحب
امام الصلوٰۃ "
سکرٹری تحریک جدید محمد منظور احمد صاحب
" امور عامہ منشی محمود خان صاحب

باغبانپورہ (لاہور)

پریذیڈنٹ حکیم محمد علی صاحب
سکرٹری مال عبد الغفور "

بیگم پور کنڈھی ضلع ہوشیارپور

سکرٹری مال چوہدری محمد یعقوب صاحب
" تعلیم و تربیت "
" تبلیغ علی محمد خان صاحب

ٹانڈہ محمد خان (سندھ)

پریذیڈنٹ خان صاحب چوہدری بشیر احمد صاحب
جنرل سکرٹری ملک منظور احمد صاحب

بنگلور

پریذیڈنٹ سیٹھ علی محمد صاحب
وائس " ایم عبد الغنی صاحب
جنرل سکرٹری بی۔ ایم بشیر احمد "
سکرٹری مال "
اسسٹنٹ سکرٹری مال جی۔ ایم نذیر احمد صاحب
سکرٹری تحریک جدید میر مرتضیٰ صاحب
" تبلیغ سیٹھ محمد یونس صاحب
" تعلیم و تربیت سیٹھ عبد الحمید صاحب
" امور عامہ محمد مصطفیٰ صاحب

سمبڑیال

پریذیڈنٹ ملک سراج الدین صاحب
وائس پریذیڈنٹ ملک امام الدین صاحب
منشی اللہ رکھا صاحب

کنری فیکٹری (سندھ)

پریذیڈنٹ غلام مرتضیٰ صاحب
سکرٹری مال } چوہدری عبد المجید خان صاحب
" تبلیغ چوہدری غلام رسول صاحب گرداور
جائنٹ سکرٹری تبلیغ حکیم غلام رسول صاحب

بیاس ضلع امرتسر

سکرٹری مال سید بشیر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت جمعدار فتح الدین صاحب
" تبلیغ بابو نواب علی صاحب
" امور عامہ چوہدری شریف عالم صاحب (ناظر اعلیٰ)

وی پی وصول کر لئے جائیں

حسب اعلانات سابقہ جن دوستوں کا چندہ ۲۰ اکتوبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کے نام وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ جو دوست ۱۰ اکتوبر سے قبل رقم ارسال فرما چکے ہیں یا ادائیگی کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ ان کے وی پی روک لئے گئے ہیں۔ دوسرے احباب کے متعلق یہی سمجھا گیا ہے۔ کہ وہ وی پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لہٰذا ہم ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وی۔ پی وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

ہم ان اصحاب کے متعلق کیا عرض کریں۔ جو نہ تو چندہ بھیجتے ہیں۔ نہ خط کے ذریعہ وی پی رکواتے ہیں لیکن جب ان کی خدمت میں وی پی بھیجا جاتا ہے تو کمال بے اعتنائی سے واپس کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب جان بوجھ کر الفضل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ حالانکہ موجودہ حالات میں جب کہ جنگ کے باعث اخراجات کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ اور سخت مالی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب کی خاص امداد اور تعاون کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ احباب خاص توجہ فرمائیں گے۔ اور ضرور وی پی وصول فرما لیں گے۔ (خاکسار مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

نمبر ۵۶۷۶ منکہ اسدالدین احمد احمدی ولد محی الدین احمد مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۶ سال تاریخ بیعت ۳/۲۲ ۱۹ ساکن بسیور پورڈاکخانہ پٹن ضلع ٹپرا صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ظہور ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری وفات کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری جائداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (۱) اسوقت میرے ایک بھائی ایک ہمشیرہ کے درمیان جائداد میں ۱/۳ حصہ کا حقدار ہے جو کہ ابتک تقسیم نہیں ہوئی۔ اپنی جائیداد کی قیمت اندازاً پانچ صدروپیہ ہوگی۔ اور اس جائداد کی سالانہ آمد بمبلغ پچاس روپے یا ساٹھ روپے کے درمیان ہے اس جائداد و سالانہ آمد کا وصیت ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں (۲) میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمدنی یکصد روپیہ پر ہے۔ جس کی ہر ماہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں (۳) خاکسار کا پراویڈنٹ فنڈ میں دوہزار روپے سے بھی کچھ زائد جمع ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الراقم سید بدرالدین احمد عفی عنہ ۲۹/۷ العبد اسدالدین احمد احمدی گواہ شد سید بدرالدین احمد ٹنگ سٹریٹ کلکتہ گواہ شد دولت احمد خان سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ

نمبر ۵۶۸۳ منکہ مرزا مبشر احمد ولد (حضرت) مرزا بشیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ماہ تبوک ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اور ماہواری جیب خرچ پندرہ روپے میرے والدین کیطرف سے مجھے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مرزا مبشر احمد گواہ شد مرزا مجید احمد گواہ شد مرزا بشیر احمد والد موصی

نمبر ۵۷۰۰ منکہ امۃ الرشید زوجہ ظہور الحق صاحب قوم مغل عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حال ناظر کالج ڈاکخانہ ولہ پارلہ ضلع بمبئی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۴ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے صرف منقولہ جائیداد ہے جو حسب ذیل ہے۔ زیورات مالیتی تخمیناً ۱۰۵۰/۰ روپے۔ مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے میں اس جملہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اس کے علاوہ بھی میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں جو ادا کروں وہ مجرا شمار ہوگا۔ بقیہ میری جائیداد سے وصول کیا جائے جس کی ادائیگی کا ذمہ وار میرا خاوند ہوگا۔ العبدہ امۃ الرشید گواہ شد مرزا ظہور الحق خاوند موصیہ گواہ شد مرزا انوار الحق

نمبر ۵۷۰۱ منکہ محمد ابراہیم حکیم المعروف ابراہیم عبداللہ حکیم ولد عبداللہ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن دینگولہ ضلع رتناگری صوبہ بمبئی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۹/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے آٹھ قطعہ زمین واقعہ وطن جن میں سے سات سفید قطعہ ہائے زمین ہیں۔ اور آٹھویں میں مکان ہے جس مکان میں میرا صرف چوتھا حصہ ہے۔ اس تمام جائداد کی قیمت تخمیناً چار ہزار روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری ملازمت کے سلسلہ میں میرے پراویڈنٹ فنڈ کا روپیہ جمع ہے جس میں ماہ بماہ اضافہ ہوتا رہتا ہے لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ ایک سو اکیس روپے ماہوار ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر میرا جو ترکہ یا جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد ابراہیم عبداللہ حکیم بحروف انگریزی۔ گواہ شد عطر دین عفی عنہ گواہ شد نواب الدین آرڈیننس ڈپو بمبئی

نمبر ۵۷۰۳ منکہ غلام قادر احمدی ولد چوہدری پیراندتہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر تیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۸ء ساکن لیسر منجھلہ ڈاکخانہ لیسر کلاں ضلع گورداسپور حال مقیم دینا پور ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶۔ ماہ تبوک ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک کنال اراضی سکنی واقعہ محلہ دارالبرکات قادیان دارالامان ہے قیمتی ۲۴۰/۰ اور ایک صد بیس روپے دار الشکر کمیٹی میں جمع ہے کل جائیداد اسوقت ۳۶۰/۰ روپے ہے میرے والد صاحب اسوقت بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ اس لئے جدی جائیداد انہی کے نام ہے۔ اور وہ اسوقت تک احمدی نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انکو احمدیت میں داخل فرمائے۔ آمین میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت بصورت ملازمت مبلغ چونتیس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم غلام قادر احمدی مقدم محکمہ زراعت دینا پور ضلع ملتان گواہ شد محمد حیات خان ملتان آنریری انسپکٹر بیت المال گواہ شد مستری محمد اسمٰعیل احمدی دیناپور

نمبر ۵۶۸۸ امام بی بی بیوہ منشی نواب علی خان صاحب قوم یوسف زئی احمدی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۴ء ساکن پونچھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ماہ ظہور حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) زیور للعہ ونقدی وغیرہ ۱۴۰/۰ روپے (۲) حق مہر میں مکان حصہ عبدالکریم خان ۱۵۰/۰ روپے اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدہ امام بی بی بیوہ منشی نواب علی صاحب گواہ شد عبدالکریم خان پسر موصیہ گواہ شد ڈاکٹر بشیر محمود سکرٹری انجمن احمدیہ۔

نمبر ۵۶۹۵ منکہ مرزا عبدالقیوم ولد مرزا عبدالکریم صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۹/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد بعد از منہائی قسط ۱۲/۸/۰ قرضہ جو کہ میں نے ریلوے سے لیا ہوا ہے اور مبلغ دس روپے پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۹۷/۸/۰ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مرزا عبدالقیوم سب اسسٹنٹ سرجن ریلوے ہسپتال پانی پت ضلع کرنال۔ گواہ شد مرزا عبدالکریم چغتائی والد موصی دارالعلوم گواہ شد محمد اسمٰعیل عفی عنہ کوچہ شیخاں محلہ انصار پانی پت

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی - اے ایل ایل بی

سب جج بہادر درجہ دوم منڈی بہاؤالدین

دعویٰ ۹۲۴ سال ۱۹۴۰ء

بھاگ سنگھ ولد پیارا سنگھ قوم سکھ بحیثیت منیجر وکارکن ہندو خاندان مشترکہ سکنہ گھنیاں تحصیل پھالیہ

بنام

مستری سلطان ولد صدر دین قوم لوہار سکنہ گھنیاں حال پھلروں تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا مدعا علیہ

دعویٰ ۳۱۸/۱۴/۰ روپیہ

بنام مستری سلطان ولد صدر دین قوم لوہار سکنہ گھنیاں حال پھلروں تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمّی سلطان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سلطان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سلطان مذکور بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو مقام منڈی بہاؤالدین حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۵ - ماہ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالامال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ جیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے۔ آج ہی ۴۰-۱۹۴۱ء کا نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیں۔

مینیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۷ اکتوبر۔ رومانیہ میں جرمن فوجوں کے داخلہ سے وہاں کے لوگ بہت نالاں ہیں۔ چنانچہ کل انقرہ کے ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ رومانیہ کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے جرمن فوجوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دے کر سخت غلطی کی۔ چنانچہ ملک بھر میں ایسے اشتہار تقسیم کئے گئے ہیں جن میں جرمنوں کو برا بھلا کہا گیا ہے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ جرمنی کا سمندری مشن بخارسٹ پہنچ گیا ہے۔ رومانیہ کے دارالسلطنت میں ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ایک اطالوی مشن بھی جلد یہاں پہنچنے والا ہے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ مشرق وسطیٰ میں جرمنی اور اٹلی کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک جرمن اخبار نے لکھا ہے کہ جرمنی بڑے شوق سے غیر ملکی زبانیں سیکھ رہے ہیں۔ ترکی یونانی اور افریقن زبانیں بالخصوص سیکھی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار نے قاہرہ سے خبر بھیجی ہے کہ جرمنی نے نوآبادیات کے لئے جو فوج تیار کی ہے اس نے گذشتہ موسم گرما میں ہی چپکے چپکے لام بندی کی مشق کر لی تھی اور اس کے لئے وہ تمام سامان مہیا کر دیا گیا تھا۔ جو گرم علاقہ کے لئے ضروری ہے۔ یہ مشق آسٹریا کے ایک صوبہ میں کی گئی تھی۔ اس فوج کو اب پھر لام پر بلا لیا گیا ہے۔ وہ اٹلی کے راستے جنوب کی طرف جانے کے لئے اپنے افسروں کے حکم کا انتظار کر رہی ہے۔

دہلی ۷ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک خبر مظہر ہے کہ حضور وائسرائے نومبر کے آخر میں سنٹرل اسمبلی کے سامنے ایک تقریر کریں گے۔

نیویارک ۷ اکتوبر۔ نیویارک کی بندرگاہ میں ناروے کے دو جہاز کھڑے تھے انہیں برطانیہ نے اپنی نگرانی میں لے لیا ہے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ ترکی میں روس کا اب ایک نیا سفیر مقرر ہوا ہے۔ "نیوز کرانیکل" نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ سفیر ترکوں اور انگریزوں کا تو دوست ہے مگر جرمنی کا نہیں۔ جرمن سفیر نے اس نئے روسی سفیر سے ملاقات کرنے کی کوشش کی۔ مگر روسی سفارت خانہ نے یہ جواب دیدیا کہ نئے سفیر اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔ اس لئے یہ ملاقات کسی اور وقت پر ملتوی کی جائے۔ سابق سفیر نے ملاقات سے کبھی انکار نہیں کیا تھا۔ اس سے روس کے موجودہ رویہ پر بہت کچھ روشنی پڑ سکتی ہے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ لڑائی کی وجہ سے برطانوی پارلیمنٹ کی میعاد بڑھا دی جائے گی۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم اس کے متعلق ایک بل پیش کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی پر چھاپے مارے تیل کے ذخیروں اور اسلحہ کے کارخانوں پر حملے کئے گئے۔ برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ شام کے بعد برلن کے ریڈیو سٹیشن بند کر دیئے جایا کریں گے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ جرمنی کے ہوائی جہازوں نے کل برطانیہ پر اندھا دھند حملے کئے۔ آج بھی دو دفعہ حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر ان کو بھگا دیا گیا۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ امریکہ میں ایک کروڑ ۶۵ ہزار آدمیوں نے نہایت سرعت سے فوجی بھرتی میں نام لکھائے۔ ان میں ۴ چینی اور ۴۰ ہندوستانی جہازی بھی ہیں۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ ترکی رومانیہ کے حالات گہری نظر سے دیکھ رہی ہے وہ ابھی حالات کو نازک نہیں سمجھتی۔ اور خطرہ محسوس نہیں کرتی۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ برطانیہ نے برما روڈ بند کرنے کے متعلق جاپان سے جو معاہدہ کیا تھا۔ وہ آج ختم ہو رہا ہے

دہلی ۷ اکتوبر۔ گورنمنٹ ہند کے قرضہ فنڈ میں اس وقت تک ۲۹ کروڑ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

دہلی ۷ اکتوبر۔ سنٹرل اسمبلی کے یورپین ممبر ایک مین اور ایک دوسرے انگریز ممبر نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ یہ بنگال کے یورپین حلقہ کی نمائندگی کرتے تھے

پشاور ۶ اکتوبر۔ آج صبح دس بجکر ۲ منٹ پر پشاور کے آل انڈیا ریڈیو سٹیشن میں آگ لگ گئی۔ یہ سٹیشن سکرٹریٹ کے دفتر میں واقع ہے۔ سکرٹریٹ سٹاف نے آگ بجھانے کی بہت کوشش کی مگر شعلوں نے دس منٹ کے اندر اندر سائونڈ والے کمروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ فائر انجن نے موقع پر پہنچ کر ۲۵ منٹ میں آگ کو بجھا دیا۔ اس عرصہ میں سٹوڈیو اور مشینری کا ایک حصہ جل کر تباہ ہو گئے۔ پشاور ریڈیو سٹیشن اس حادثہ کی وجہ سے ایک دو روز تک پروگرام براڈکاسٹ کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ ۹ بجے شب سے کوئی دو گھنٹے بعد برما روڈ کھول دی جائے گی۔ اور چین کو سامان جنگ جانا شروع ہو جائے گا۔ اس کے ایک سرے پر اس وقت سامان سے لدی ہوئی ۷۰۰ لاریاں سفر کرنے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ ان کے بہت سے ڈرائیور ہندوستانی ہیں۔ آج اس سڑک پر ایسوسی ایٹڈ پریس کا نمائندہ کار پر کچھ دور گیا۔ اس نے بیان کیا کہ سڑک کی حالت اچھی ہے۔ اس سڑک کے دوبارہ کھلنے پر اندیشہ ہے کہ جاپانی ہوائی جہاز اس پر بم نہ گرائیں۔ مگر اس وجہ سے کچھ زیادہ دیر کے لئے آمد و رفت بند نہ ہو گی۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے سمندری محکمہ کے نائب وزیر نے بیان کیا کہ اب امریکن بیڑہ بہت جلدی ترقی کر رہا ہے جنگی جہازوں کو نئے انجن لگائے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے رفتار بہت بڑھ گئی ہے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے سابق وزیر جنگ مسٹر جانسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم لڑائی کے لئے بالکل تیار ہیں۔ اس وقت ہر مہینے ۹۵۰ ہوائی جہاز بنائے جاتے تھے لیکن اب ایک ہزار پچاس تیار ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ روس نے ترکی میں جو نیا سفیر بھیجا ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ترکی اور شاید برطانیہ کا بھی دوست ہے اب معلوم ہوا ہے کہ روس اور جرمنی میں جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس میں سابق سفیر روس مقیم ترکی کا ہاتھ تھا۔ اب کہا جاتا ہے کہ پہلے سفیر نے تو سمجھوتہ کرایا تھا۔ لیکن نیا سفیر اسے تڑوائے گا۔

بمبئی ۷ اکتوبر۔ سردار پٹیل نے اپنے بھائی کی وصیت کے مطابق اس کے ترکہ میں سے ایک لاکھ کی رقم کانگرس کے حوالے کر دی ہے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایرانی فوج بڑے پیمانے پر جنگی مشق کر رہی ہے۔ شاہ ایران خود کمان کر رہے ہیں۔ اس وقت جنگی مشق کا مطلب یہ سمجھا جا رہا ہے کہ ایران دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ کل موسم خراب ہونے کے باوجود انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے اہم مقامات پر بم برسائے اور بہت کچھ نقصان پہنچایا

لنڈن ۷ اکتوبر۔ جرمن ریڈیو کئی بار اعلان کر چکا ہے کہ جرمنی نے لنڈن کا سارا شہر جلا کر راکھ کر دیا۔ لیکن اب وہ جس حصے کو چاہتا ہے زندہ کر لیتا ہے چنانچہ اعلان کیا گیا ہے کہ ویسٹ انڈ میں ایک بڑی فیکٹری کو تباہ کر دیا گیا۔ حالانکہ اس علاقہ میں کوئی فیکٹری ہے ہی نہیں۔

بمبئی ۷ اکتوبر۔ کل جو زبردست طوفان آیا۔ اس کے نقصانات کے متعلق مزید معلوم ہوا ہے کہ بہت سی لاشیں سمندر کے کنارے آ لگی ہیں۔ ۱۰۰ کے قریب مچھیرے ڈوب گئے ہیں درختوں کے گرنے سے بھی کچھ آدمی مر گئے ہیں۔ بمبئی اور احمد آباد کے درمیان تار

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah